جلد ۲۷ | مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱۔ اپریل ۱۹۳۹ء۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دردِ شکم کے باعث بہت ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج ضعف کے علاوہ پیچش کی بھی شکایت رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں :۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو شدید سر درد کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے :۔

مجلس شوریٰ کے ایام میں مقامی دفاتر کے کارکنوں کو چونکہ دن رات مصروفیت رہی۔ اس لئے آج تمام دفاتر میں تعطیل کی گئی :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذی مقدرت اصحاب سے خطاب

"اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو۔ دیکھو۔ میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہونچا دیتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نکلا ہے۔ اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہیئے۔ اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہیئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے۔ وہ اس کو حق واجب اور دین لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے۔ اور اس فریضہ کو خالصۃً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے۔ وُہ اسی طرح امداد کرے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے وُہ یہی انتظام ہے۔ کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی ابضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہوار کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرالیں جنکو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے باسانی ادا کرسکیں۔" (فتح اسلام۔ صفحہ ۲۶ و ۲۷)

"اگر تکبر نہ ہوتا۔ تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱)

دین کی اشاعت کے لئے جانفشانیاں

"کسل اور سرد مہری اور بدظنی سے کبھی دین کو فائدہ نہیں پہونچتا۔ بدظنی ویران کرنے والی گھروں کی۔ اور تفرقہ میں ڈالنے والی دلوں کی ہے۔ دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا۔ انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے فتح کا وقت آگیا۔ مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں۔ سو اے لوگو۔ اگر تم میں وہ راستی کی رُوح ہے۔ جو مومنوں کو دی جاتی ہے۔ تو اس میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو۔ کہ خدا تعالےٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے۔ کہ تم اس پیغام کو سُنکر کیا جواب دیتے ہو۔" (فتح اسلام صفحہ ۲۵، ۲۶)

پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں

"قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے

ملکی حالات اور واقعات

گاندھی جی کا راجکوٹ کا برت اور وائسرائے سے ملاقات

گاندھی جی نے حال میں ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

بعض دوستوں نے راجکوٹ کے معاملہ میں دخل دینے کی وجہ سے مجھ پر اعتراض کیا ہے۔

نکتہ چین دوستوں نے اپنے اعتراض کے جواز میں جو دلائل پیش کئے ہیں۔ مختصراً الفاظ میں وہ یہ ہیں۔ آپ نے راجکوٹ کے سوال پر اس قدر زیادہ زور دے کر اور باقی تمام معاملات کو نظر انداز کر کے تناسب اور توازن کے احساس کے فقدان کا ثبوت دیا ہے۔ آپ کا فرض تھا۔ کہ آپ راجکوٹ کے معاملہ کو معرض التوا میں ڈال کر تری پوری جاتے۔ اگر آپ ایسا کرتے۔ تو یقیناً صورت حالات قطعاً مختلف ہوتی۔ لیکن آپ نے مرن برت رکھ لیا۔ آپ کو کوئی حق نہیں تھا۔ کہ نوٹس دیے بغیر قوم کی زندگی میں انتشار پیدا کر دیتے۔ ایک والئے ریاست کو اس امر پر مجبور کرنے کے لئے کہ وہ اپنا قول پورا کرے۔ آپ کا برت رکھنا سمجھ میں آسکتا تھا۔ بشرطیکہ راجکوٹ کے باشندے اپنے حقوق سے بے خبر ہوتے۔ لیکن آپ نے برت اس وقت رکھا۔ جب راجکوٹ کے باشندے اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے تھے۔ اگر آپ نے سول نافرمانی بند نہ کرادی ہوتی۔ تو یقیناً وہ زور پکڑ جاتا اور راجکوٹ کے باشندے مضبوطی پکڑ جاتے۔ یقیناً جس طریق سے آپ چاہتے ہیں۔ جمہوریت کی تعمیر نہیں ہو سکتی۔

علاوہ ازیں آپ کو یہ بات مناسب نہیں۔ کہ وائسرائے کے آگے پیچھے دوڑتے پھریں کیونکہ آپ ہی ہیں۔ جنہوں نے اس زمانہ میں جب کہ ہم پر گورنروں اور وائسرائے کی دہشت طاری تھی۔ ہمیں ان سے دور رہنا سکھایا تھا۔ لیکن اب جب کہ آپ کی دوسرے مقامات پر ضرورت ہے۔ آپ وائسرائے کے آگے پیچھے دوڑتے نظر آتے ہیں۔ آپ کے متعلق مشہور ہے۔ کہ آپ فیڈریشن کے خلاف ہیں۔ لیکن آپ نے فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس کو جو یقیناً مجوزہ فیڈرل سکیم کا حصہ ہیں۔ تسلیم کر لیا ہے۔ اور جب تک انہوں نے راجکوٹ کے متعلق اپنا فیصلہ نہ دے دیا آپ دہلی سے نہ ہلے۔

جواب میں گاندھی جی لکھتے ہیں۔ میری دیانتدارانہ رائے ہے۔ کہ میری کوششوں سے نہ صرف راجکوٹ بلکہ سارے ہندوستان کو فائدہ پہنچا ہے۔ دوسرے الفاظ میں میں نے ایک عقلمند جرنیل کی طرح اپنے فرض کو پورا کیا ہے۔ جرنیل کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے فوجی استحکامات میں ذرہ سی بھی کمزوری کو نظر انداز نہ کرے۔ کھیڑا اور چمپارن اس سلسلہ میں روشن مثالیں ہیں۔ راجکوٹ کی طرح ان دو مقامات پر بھی جب جدوجہد ہو رہی تھی۔ تو سارے ملک کی نگاہیں ان پر مرکوز تھیں۔ چنانچہ مجھے اپنا تمام وقت اور توجہ ان پر مرکوز کرنی پڑی۔ کسی جرنیل کے لئے بھی یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ بیک وقت سارے محاذوں پر توجہ مبذول کرے۔ جو جرنیل ایسا کریگا وہ ایک خلاف معمول کام کرے گا۔ ہمیں جنگ کی تیاریوں اور حقیقی جنگ کے درمیان امتیاز قائم کرنا چاہئے۔ خواہ وہ کتنی ہی بے حقیقت کیوں نہ ہو۔

برت عدم تشدد کے اسلحہ میں مشہور ترین ہتھیار ہے یہ حقیقت۔ کہ اسے کم سے کم لوگ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے استعمال میں مانع نہیں ہو سکتا۔ سوال یہ ہے۔ کہ آیا راجکوٹ کے برت سے قوم کو فائدہ پہنچا ہے۔ یا نقصان۔ اگر فائدہ پہنچا ہے۔ تو اس کی مذمت کیوں کی جائے۔ نکتہ چین یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ میرے سابقہ برتوں پر بھی تو نکتہ چینی کی گئی تھی۔ یہ درست ہے۔ کہ میرے ہر ایک برت پر نکتہ چینی ہوتی رہی ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے۔ کہ میرے ہر ایک برت سے قوم کو فائدہ پہنچا۔ اور میری قوم مضبوط ہوتی گئی۔

میرا وائسرائے کے پاس جانا کوئی قابل شرم بات نہیں۔ کیونکہ یہ ستیہ آگرہ کا حصہ ہے کہ مخالف کو باعزت سمجھوتہ کے لئے قائل کرنے کا موقع دیا جائے۔ پس میرا جانا کسی رحم کی درخواست کے لئے نہ تھا۔ بلکہ اس غرض سے تھا۔ کہ میں تاج کے نمائندے وائسرائے کو اپنا وعدہ پورا کرانے کے لئے مداخلت کر کے اپنا فرض ادا کرنے کی دعوت دوں۔ میرے برت کے دوران میں وائسرائے کو پوری آزادی تھی۔ کہ وہ برت کو نظر انداز کر کے اس امر کا فیصلہ کرتے کہ اگر انہیں مداخلت ہی کرنی ہے۔ تو کس موقع پر کرنی چاہئے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور اس میں شک نہیں کہ اپنے راجپوتانہ کے دورہ کی منسوخی میں ان کے انسانی جذبہ کا بھی ہاتھ تھا۔

میں نے لارڈ ارون کے ساتھ جو طریق اختیار کیا تھا۔ اسے لارڈ لنلتھگو کے ساتھ کسی حد تک دوہرا دیا ہے۔ اور اس کارروائی میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔

آخر پر گاندھی جی نے لکھا ہے۔ کہ ٹھاکر صاحب کے ۲۰ دسمبر کے خط کی تشریح کے سلسلہ میں جو انہوں نے سردار پٹیل کو لکھا تھا۔ میں نے چیف جسٹس کی ثالثی کو اس لئے منظور کیا کہ ٹھاکر صاحب اور سردار پٹیل اس خط کا علیحدہ علیحدہ مطلب نکالتے تھے اور وائسرائے نے اس خط کی تشریح کرانے کی تجویز پیش کی۔ اس لئے اب لازمی تھا۔ کہ میں چیف جسٹس کی ثالثی کو منظور کر لیتا۔ کیونکہ وہ اس عدالت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی قائم کردہ ہے۔ اس متنازعہ خط کے متعلق میرے ثالثی کو منظور کرنے نے فیڈریشن کو قریب تر نہیں کیا۔ اور اگر ایسا ہوا۔ اور فیڈریشن ہم پر ٹھونسی گئی۔ تو یہ ہماری نامردی کی وجہ سے ہوگی۔ اور یہ نامردی ہماری تشددی طاقتوں کو عدم تشدد سے رام کرنے کی ناقابلیت کی پیدا کردہ ہوگی۔ جو ملک میں پھیل کر کانگرس میں بدنظمی کو بڑھا رہی ہیں۔

آخر پر کہا ہے۔ کہ سر موریس گوائر کی متنازعہ دستاویز کی تشریح فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک قابل جیوری کی حیثیت سے کی ہے۔ اور ان کے اس فیصلہ سے ان کی اس بارہ میں محنت کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔

واردھا سکیم کے متعلق مسلم لیگ کی تعلیمی کمیٹی کی رپورٹ

نئی دہلی۔ ۱۱ اپریل۔ مسلم لیگ کی تعلیمی کمیٹی کے اجلاس میں واردھا سکیم پر غور کرنے کے بعد قرار پایا کہ واردھا سکیم کا تعلق کسی فرقہ کے مذہبی ادارے سے نہیں ہے۔ دراصل یہ سکیم تمام دیگر مذاہب کو نیست و نابود کر کے ایک نیا مذہب جو گاندھی ازم ہے پیدا کر رہی ہے۔ جن حالات میں ہندوستان کے مسلمان ہیں۔ ان حالات میں ان کی تعلیم صرف انہی کے ہاتھ میں رہنی چاہئے۔ کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ واردھا سکیم اردو زبان کی ترقی کو روک دے گی اور مسلمانوں کی مذہبی روایات اور تمدن کو بگاڑ دیگی۔ اندریں حالات کمیٹی سفارش کرتی ہے۔ کہ مسلمانوں کا تعلیمی ادارے پر جہاں تک اس کی پالیسی ہے۔ اس کے فنانس نصاب اور نگرانی کا تعلق ہے۔ کامل قبضہ ہونا چاہئے۔ اس مسئلہ پر کہ واردھا سکیم مسلمانوں کے کلچر اور مذہبی روایات پر کس طرح اثر انداز ہوگی بحث کرتے ہوئے قرار پایا۔ کہ جنہیں کانگرسی صوبوں میں مجالس قانون ساز کی کارروائیوں کا علم ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے نمائندوں سے کس قدر بے التفاتی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے قانون بناتے وقت مسلمانوں کی رائے کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ آمریت پسند حکومتوں کے تجربات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اقلیتوں کی بالکل کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو جبراً کانگرس کا پرستار بنایا جائے گا۔

کمیٹی عدم تشدد کے اصل کی مذمت نہیں کرتی۔ مگر ساتھ اس کے دوسرے اصول اور عقیدوں کی تعلیم بھی ملنی چاہئے۔ آخر میں کمیٹی نے سفارش کی۔ کہ ایک مرکزی تعلیمی فنڈ جاری

کیا جائے۔ جس میں حکومتیں بھی اپنی طرف سے چندہ دیں۔ مسلمانوں کی ایک مرکزی کمیٹی بنے۔ جو مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کی دیکھ بھال کرے اور مرکزی تعلیمی مشاورتی بورڈ کے ساتھ مل کر کام کرے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

دہلی ۱۰ اپریل آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں مسٹر محمد علی جناح نے بیان کیا کہ فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق راجہ پیرپور کمیٹی کی رپورٹ وائسرائے اور متعلقہ کانگرسی حکومتوں کو بھیج دی گئی ہے۔ اور لیگ انتظار کر رہی ہے۔ کہ کیا کارروائی کی جاتی ہے۔ قضیہ فلسطین کے متعلق مسلم لیگ کو مشورہ دیا کہ وہ اس مسئلہ پر مزید کوئی کارروائی نہ کرے۔ حکومت برطانیہ کی تجاویز اور مسلم لیگ کے اپنے وفد کی واپسی تک انتظار کیا جائے۔ فیڈریشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ متعدد تجاویز پیش ہیں کہ ہندو ہندوستان اور مسلم ہندوستان میں ملک کو تقسیم کر دیا جائے۔ ان تمام تجاویز پر مسلم لیگ کی مقرر کردہ کمیٹی غور کرے گی۔ اس کے بعد پنجاب میں مسلم لیگ کی ارگنائزنگ کمیٹی کی سرگرمیوں پر بحث ہوئی۔ کہ اس وقت ۲۰ ضلع کمیٹیاں قائم ہو گئی ہیں۔ میر مقبول محمود نے یقین دلایا۔ کہ مسلمانان پنجاب بڑی تیزی سے مسلم لیگ میں شامل ہو رہے ہیں۔ ازاں بعد آل انڈیا بنیاد پر "نیشنل گارڈ" کی تشکیل کا مسئلہ زیر غور آیا۔ اور قرار پایا کہ فی الحال ابتدائی اقدام کے طور پر مسلم نیشنل گارڈ کی تشکیل عمل میں لائی جائے اور ہر صوبہ میں اس کی تنظیم کی جائے۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی مرتب کی گئی جو تمام ہندوستان کیلئے اصول مرتب کر کے اپنی رپورٹ ۱۵ جون تک پیش کرے گی۔

بعد ازاں جے پور۔ راجکوٹ اور حیدر آباد کے متعلق قراردادیں پاس کی گئیں۔ راجکوٹ کے متعلق قرارداد حسب ذیل ہے۔ ایک سیاسی سوال پر گاندھی جی کی بھوک ہڑتال کو افسوس کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ٹھاکر صاحب اور وائسرائے ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ راجکوٹ کے جن مسلمان نمائندوں کو ریفارمز کمیٹی میں لیا گیا تھا۔ انہیں رکھا جائے۔ حیدر آباد کے

قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ جس کی احباب کو بے حد ضرورت تھی چھپ گیا ہے جس کا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور سطر زیر ینا القرآن ہے۔ اور حاشیہ پر مکمل تفسیری نوٹ ہیں۔ منظور کردہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہے۔ کاغذ رامپوری مجلد اوپر سنہری ٹھپہ قیمت دو روپے۔ کاغذ سرخ یا زرد مجلد اوپر سنہری ٹھپہ قیمت ۲/۸ بڑھیا اور اعلیٰ کاغذ جلد مراکو اوپر سنہری ٹھپہ تین روپے۔ اور خاص چمڑے کی جلد اوپر سنہری ٹھپہ تین روپے آٹھ آنہ (نوٹ) تین روپے اور ساڑھے تین روپے والے قرآن مجید پر فی روپیہ کمیشن

سیرۃ المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے قیمت عہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود قیمت عہ سیرت النبی مجلد قیمت اصلی عہ تینوں کتابوں کے اکٹھے خریدار سے بجائے للعہ صرف ۱۲ یعنی آدھی قیمت لی جائے گی۔ انقلاب حقیقی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۲ مترجم و تفسیری پارہ صحیح بخاری مسلم وغیرہ فی پارہ ۱۲۵ و ۱۲ شمائل شریف مترجم ترجمہ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب قیمت اصلی للعہ لیکن مبلغ عہ کی اردو کتب لینے والے کو مبلغ عہ میں دی جائے گی۔ احمدیہ پاکٹ بک نیا ایڈیشن عہ انگلش ٹیچر از قمر برادرز شملہ عہ رعائتی سلسلہ کتب اسلام کی ہر پانچ حصے جن کو نظارت تالیف و تصنیف نے منظور فرمایا ہے قیمت مجلد عہ

محمد عنایت اللہ تاجر کتب بازار ریتی چھلہ قادیان

صرف ۲ روپیہ آٹھ آنہ میں آٹھ گھڑیاں اور دیگر قیمتی تحفہ جات

پانچ عدد ڈمی رسٹ واچ۔ دو عدد ڈمی پاکٹ واچ اور ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی ۱۵ سال ناظرین کو واضح ہو کہ یہ سب گھڑیاں نہایت خوبصورت اور قابل دید لائق خرید ہیں۔ جو ہم نے اپنے خاص آرڈر سے ولایت سے منگوائی ہیں۔ یاد رکھیئے کہ مقررہ تعداد ۵ ہزار فروخت ہو جانے پر پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی لہذا آج ہی منگوا کر اس رعایت سے فائدہ اٹھایئے۔ ان خوشنما ۸ گھڑیوں کے ساتھ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ ٹب کا فاؤنٹین پن ایک عدد خوبصورت موتیوں کا ہار۔ اصلی ٹھنڈی عینک ایک ریشمی رومال مفت دیا جائیگا۔ محصولڈاک و پیکنگ علاوہ۔ ناپسند ہونے پر قیمت واپس ہوگی۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر جرمن واچ سٹور دھاری وال نمبر ۲ (پنجاب)**

امریکن الارم پستول

اس کے لائسنس کی ہرگز ضرورت نہیں

جدید ماڈل ۱۹۳۹ء وزن ۱۵ اونس

اس کے دیکھتے ہی دشمن کو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ چور ڈاکو خونخوار جانور اس کی گرجتی آواز سنکر ایک دم بھاگ جاتے ہیں۔ گھر باہر بیابان جنگلوں پہاڑوں اور مسافرت میں آپ کا باڈی گارڈ ہے۔ ابھی امریکہ سے بن کر آئے ہیں۔ جو یکے بعد دیگرے پچاس فائر کرتا ہے۔ اس کم دام پر اصلی مال صرف ہم سے ہی ملتا ہے۔ قیمت عہ۔ ۱۰۰ شاٹ صرف تین روپے آٹھ آنہ ۳/۸/۰ ۱۰۰ فائر کرنے والا چار روپیہ۔ فالتو شاٹ ۵۰۰ ایک روپیہ ۸ اس کے لئے تیل کال شیشی ۱ پستول کی خوبصورت شانہ چرمی پیٹی معہ خول عہ محصولڈاک الگ۔ تین منگوانے میں محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ:۔ **امریکن پسٹل سپلائی سٹور نمبر ۲ دھاریوال (پنجاب)**

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سجاول ولد سلطان ذات ہوانہ سکنہ منصور سیال تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۴/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۳ ۳/۳۹

(دستخط) جناب خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ احمد خان ولد مراد خاں و خامہ خان ولد احمد خان ذات بلوچ سکنہ اسلام والہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۶ ۴/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۸ ۳/۳۹ (دستخط) جناب خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ میں حملہ کا شدید خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بلقان کی ریاستوں کو جرمنی اور اٹلی میں تقسیم کر دینے کی سکیم کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا گیا ہے۔ رومانیہ، بلغاریہ اور یوگوسلاویہ جرمنی کے حوالے کئے جائیں گے اور البانیہ۔ یوگوسلاوین مقدونیہ اور یونان اٹلی کے حصے میں آئیں گے۔

لنڈن ۱۰ اپریل۔ ایک مقامی اخبار کا بیان ہے کہ البانیہ پر قبضہ کرنے کے بعد اٹلی میں ابھی تشویش محسوس کی جا رہی ہے۔ کیونکہ ہالینڈ خاص تیاریاں کر رہا ہے۔ بری اور بحری فوج کے ملازمین کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں اور ساحل کی حفاظت کا زبردست انتظام کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ اپریل۔ آج ڈاؤننگ سٹریٹ میں کیبنٹ کا اجلاس ہوا جس میں یورپ کی صورت حالات پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ پارلیمنٹ کا اجلاس فوراً بلایا جائے۔ چنانچہ ۱۳ اپریل کو پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں کا اجلاس ہو گا۔

لنڈن ۱۰ اپریل۔ لنڈن میں مقیم سرکردہ مسلمانوں کی ایک میٹنگ میں سولینی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ "اسلام کے محافظ" کا خطاب ترک کر دے۔ یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ پانچ سال ہوئے۔ اٹلی میں جو اورینٹل اکاڈمی کھولی گئی تھی۔ اسے بھی بند کر دیا جائے کیونکہ اٹلی ہندوستان میں فیسسٹ پراپیگنڈا کر رہا ہے۔

روم ۱۰ اپریل۔ اطالوی فوج نے یونان کی سرحد پر واقع کوریتیازا کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ سولینی غالباً اپنی تیرانا کی جانب روانگی کو ملتوی کر دیگا۔ کیونکہ وہ لنڈن اور پیرس میں کیبنٹ کی میٹنگوں کا انتظار کرنا چاہتا ہے۔

آگرہ ۱۰ اپریل۔ شیعوں کے مذہبی لیڈر مولوی ناصر حسین نے ایک فتویٰ دیا ہے جس میں تمام شیعوں کو مسلم لیگ سے قطع تعلق کر لینے کا حکم دیا ہے۔

لکھنؤ ۱۰ اپریل۔ آج تبرہ کہنے کے سلسلہ میں مزید ۱۳۰ شیعوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس وقت تک دو ہزار شیعہ گرفتار ہو چکے ہیں۔

نیویارک ۱۰ اپریل۔ جزیرہ برمودا کے گورنر نے استعفیٰ دے دیا ہے استعفیٰ کی وجہ یہ ہے کہ اسمبلی نے پاس کیا ہے کہ گورنر کو اور دوسرے کسی کو بھی اس جزیرہ میں موٹر چلانے کی اجازت نہیں کیونکہ یہاں امریکہ کے باشندے چھٹی کے روز سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں۔

کٹک ۱۰ اپریل۔ گورنمنٹ اڑیسہ نے اعلان کیا ہے کہ سکولوں میں ہندوستانی زبان لازمی قرار دی جائے گی۔ ہر طالب علم کے لئے ہندوستانی زبان فارسی رسم الخط یا ناگری رسم الخط میں سیکھنا ضروری ہو گا

روم ۹ اپریل۔ پوپ نے امن عالم کے موضوع پر ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے بیان کیا۔ لوگ آج کل بڑی بے چینی محسوس کر رہے ہیں۔ اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ پھر برے دن آ رہے ہیں جب تک مختلف قوموں کے درمیان عدم اعتماد کی سپرٹ کام کر رہی ہے۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی امن محض معاہدوں سے قائم ہو سکتا ہے جب تک کہ مختلف ممالک کے درمیان خلوص دلی نہ ہو۔

راجکوٹ ۱۰ اپریل۔ راجکوٹ کے معاملات کے سلسلہ میں دربار ویرا والا نے پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ سر موریس گائر کے فیصلہ کے بعد اب ٹھاکر صاحب راجکوٹ کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ سردار پٹیل کے نامزد سات ممبروں کو مجوزہ ریفارمز کمیٹی میں لیں۔ چاہے اس سے ریاست کی تمام جماعتوں میں جن میں مسلمان اور بھیایات بھی شامل ہیں پورا پورا اتحاد عمل ہو یا نہ ہو۔ اب گاندھی جی اور سردار پٹیل کا کام ہے کہ مجوزہ ریفارمز کمیٹی میں وہ مسلمانوں اور بھیایات لوگوں کو حصہ دیں گے یا نہیں۔ مزید بیان کیا کہ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ریاست راجکوٹ کی رعایا کے تمام طبقوں کو ریفارمز کمیٹی میں کافی نمائندگی ملنی چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ دہلی پراونشل مسلم لیگ کے اجلاس میں آج ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی اقتصادی و مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے سودیشی کپڑا استعمال کریں۔ اور خصوصیت سے اس کپڑے کو ترجیح دیں جو مسلمان کا بنا ہوا ہو۔ ایک ریزولیوشن میں کانگریسی صوبوں میں جو سختیاں مسلمانوں پر ہو رہی ہیں مذمت کی گئی۔ ایک اور ریزولیوشن میں قرار دیا گیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ غیر مکمل ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کو چاہیئے۔ کہ وہ کوئی ایسی کانسٹی ٹیوشن مرتب کرے جس میں مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہو۔

کانپور ۱۰ اپریل۔ آج شہر کے مختلف حصوں میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ لوگوں نے ایک دوسرے پر لاٹھیں اور پتھر پھینکے ایک پولیس کانسٹیبل نے ہجوم کو روکنے کے لئے گولی چلائی۔ جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ مجسٹریٹ تحقیقات کر رہا ہے۔

بھگواڑہ ۹ اپریل۔ یہاں کے دکانداروں نے اپنے چند مطالبات مہاراجہ صاحب کی خدمت میں بھیجے ہیں اور درخواست کی ہے کہ انہیں ۱۵ اپریل تک منظور کر لیا جائے۔ ورنہ اس درخواست کو الٹی میٹم سمجھا جائے۔ اس تاریخ کے بعد سول نافرمانی کی جائے۔

کراچی ۱۰ اپریل۔ نواب شاہ سندھ پراونشل کانگریس کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ سندھ کا کوئی کانگرسی ایم ایل اے یا کانگرس کا عہدیدار ایسا رویہ یا طریق اختیار نہ کرے۔ جس سے سندھ کے وزراء کے وقار میں اضافہ ہو۔ یا جس سے وزراء کا ممنون احسان ہونا پڑے۔ انتخابات میں کانگرس ٹکٹ حاصل کرنے والوں کے لئے کھدر پوش ہونے کی شرط پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ بنگال پراونشل مسلم لیگ کی جنرل کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ ہوا۔ کہ کانگرس ایک فرقہ وارانہ جماعت ہے جو مسلم مفاد سے دشمنی رکھتی ہے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ کانگرس کو ہندوستان کی نمائندہ جماعت تسلیم نہ کرے اور جن معاملات کا مسلمانوں سے تعلق ہے ان کے متعلق ہمیشہ مسلم لیگ کی رائے کے مطابق چلے۔ مسلم لیگ کے کام چلانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جائیگا۔

حیدرآباد دکن ۱۰ اپریل۔ نظام گورنمنٹ کے احکام کے مطابق حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کے ستیہ آگرہ میں سزایاب ہونے والے تمام قیدیوں کو آج رہا کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رہا شدگان کی تعداد ۴۰۰ کے قریب ہے ان میں سٹیٹ کانگرس کے آخری ڈکٹیٹر مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ بھی شامل ہیں۔

امرتسر ۱۰ اپریل۔ سونے کا بھاؤ ۳۸ روپے تولہ ہے گندم ۲ روپے ۶ آنے ۸ پائی فی من اور نخود تین روپیہ ایک آنہ تین پائی فی من ہے۔

نوشہرہ ۹ اپریل۔ گذشتہ روز نوشہرہ کے ۵۰۰ سرخپوشوں نے خان ثمین جان خان ایم۔ ایل۔ اے (کانگرسی) کے رویہ کے خلاف اسمبلی ہال کے سامنے مظاہرہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے خان ثمین جان اجلاس سے غیر حاضر رہ کر کانگرسی ممبروں میں پھوٹ ڈالتے رہے ہیں خان ثمین جان کو کانگرس پارٹی سے شکایت ہے کہ مالاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے سلسلہ میں جو ہڑتال ہوئی تھی۔ اس ہڑتال کے بند کرنے پر کانگریسی وزارت نے ایگزیکٹو انجنیئر کو برخواست نہیں کیا معلوم ہوا ہے کہ آپ کو کانگریس پارٹی سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

کوہاٹ ۹ اپریل۔ سرا خولی تیراہ کے آزاد علاقہ میں شدید زلزلہ آیا جس سے متعدد خام عمارتیں گر گئیں۔ ایک مکان کے نیچے دو عورتیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ایک مختصر خطبۂ نکاح

۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے کے نکاح کا اعلان امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت جناب سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن سے کرتے ہوئے حسب ذیل مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا۔

خلیل احمد صاحب ناصر واقف زندگی ہیں ان کی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف ہے اس لحاظ سے بھی مجھے اس رشتہ سے تعلق ہے۔ پھر سیٹھ محمد غوث صاحب پرانے احمدی ہیں۔ ان کے تعلقات میرے ساتھ نہائت مخلصانہ ہیں۔ ان کے بچوں کے تعلقات بھی بہت اخلاص پر مبنی ہیں۔ ان کی بچیوں کے تعلقات میری بچیوں سے نہائت گہرے ہیں۔ غرض ان کے خاندان کے تعلقات ہمارے خاندان سے ایسے ہیں۔ کہ گویا وہ ہمارے ہی خاندان کا حصہ ہیں۔

سیٹھ صاحب نے اپنی تحریر میں مجھے ولی مقرر کیا ہے۔ اور میں نے ایک ہزار روپیہ مہر پر یہ نکاح تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو بابرکت بنائے۔

الٰہی فوج کے سپاہی کون ہیں؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ چونکہ اب دس سالہ میعاد مقرر ہے۔ اور حقیقی طور پر الٰہی فوج کے سپاہی وہی کہلا سکتے ہیں جو دسوں سال حصہ لیتے رہے ہوں۔ اس لئے جن لوگوں نے سابق میں معافی لے لی تھی۔ وہ اگر کامل سپاہیوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو انہیں گزشتہ رقوم بھی ادا کرنی چاہئیں۔ ورنہ وہ دس سالہ قربانی کرنے والوں میں شامل نہیں ہو سکتے ہاں اپنی قربانی کے مطابق ثواب حاصل کریں گے۔ پس جنہوں نے کسی سابق سال کا چندہ نہیں دیا یا معافی لے لی تھی۔ وہ دس سالہ سکیم میں شامل ہونے کی تڑپ رکھتے ہیں انہیں اب گزشتہ رقوم کی تلافی کر لینی چاہیئے۔"

تحریک جدید سال چہارم کے وعدے ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء کو تمام جماعتوں اور افراد کے پورے ہو جانے چاہیئے تھے۔ کیونکہ یہ سال چہارم کی آخری تاریخ تھی۔ مگر باوجود دسمبر جنوری۔ فروری اور مارچ کے گزر جانے کے ابھی بارہ ہزار کے وعدے واجب الادا ہیں۔ اور پچیس ہزار روپیہ دور اول کا واجب ہے۔ چونکہ حضور نے فیصلہ فرمایا ہے کہ حقیقی طور پر پانچ ہزار وال الٰہی فوج میں وہی شامل سمجھے جائیں گے۔ جو دس سال تک ہر سال اپنا وعدہ پورا کرتے رہیں گے۔ اور حضور نے از راہ شفقت ان لوگوں کو جن کے وعدے گزشتہ سالوں کے پورے نہیں ہوئے۔ وہ اب بھی پورے کر سکتے ہیں اس لئے چاہیئے کہ احباب اپنے گزشتہ سالوں کے وعدوں کو پورا کر لیں۔ ان کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ وہ بجائے یکمشت ادا کرنے کے ہر ماہ کچھ قسط ادا کرتے جائیں۔ اور قسط وہ خود ہی مقرر کریں۔ جو آسانی سے ادا کر سکیں۔ تا ان کا نام بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الٰہی فوج میں داخل ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تقرر امیر جماعت احمدیہ کانتھال

جماعت احمدیہ کانتھال ضلع ہوشیارپور کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میاں غلام محی الدین خان صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

امسال بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

1	Yusufa Tabora	32	Ghaniyu Legoos
2	Hamisi "	33	Asman Ghaniu "
3	Jummaa "	34	Rafin "
4	Fundi Saleh "	35	Yusuf "
5	Marjan "	36	Ahmad "
6	Makka "	37	Thiramiya "
7	Masiti "	38	Kasim "
8	Ayesha "	39	Abdul Salam "
9	Johari "	40	Raji "
10	Zura "	41	Qamer "
11	Mirta Java.	42	Rufai "
12	Soerasoeroso "	43	Mustafa "
13	M. Kortami-hardja "	44	Yusuf "
		45	Husamat "
14	Kartosoedarmo "	46	T. Qasim Medan
15	M. Kartomihardjo "	47	S. Nawija "
16	Mohd Hasan "	48	Mohd Yusuf "
17	اعظم صالح اسحاق اچھا صاحب ماریشس	49	Mohd Saddiq "
18	صدر الدین یحیی پنتو صاحب جاوا	50	T. Radjoh Ali "
19	Mohd Allim	51	T. St Brengso "
	Legoos	52	T. Zainoll "
20	Yunusu Akanni "	53	T. Ali "
		54	Boerhanoeddin "
21	Shitta Akanni	55	Entjik Djoana "
	Legoos	56	T. Bg Koening "
22	Aminu Ilahi "	57	T. Djalin "
23	Mohd Saih "	58	T. Maasir "
24	Sofinat "	59	J. Chatib "
25	Jamilat "	60	T. Djamin "
26	Nihmat "	61	T. Baran "
27	Ali Bakri "	62	T. St Botoeah "
28	Wassilat "	63	T. Naoemam Ali "
29	Raliat "	64	T. Tamin "
30	Asman "	65	T. Pokih hesar "
31	Shahadat "	66	Indoriyu Satta
			Tinuba Legoos

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲۔صفر ۱۳۵۸ھ

غلام محمد لاہوری کی فتنہ پردازی اور حکومت پنجاب

لاہور کے ایک شخص غلام محمد نے جو غیر مبایعین کی جنرل کونسل کا رکن رہ چکا ہے۔ اور اب بھی پیغام بلڈنگس میں مقیم ہے۔ حال میں "بیعت رضوان کی حقیقت" کے نام کی ایک کتاب میں جماعت احمدیہ کی نہایت ہی محترم۔ اور معزز ہستی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان میں جو انتہائی گستاخی۔ اور بے ادبی کی ہے۔ اس نے جماعت احمدیہ میں غم و غصہ اور رنج والم کی ایک رو پیدا کر دی ہے۔ جیسا کہ مختلف مقامات کی ان قراردادوں سے ظاہر ہے۔ جو "الفضل" میں شائع کی جا چکی ہیں۔ اور جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایسے فتنہ پرداز شخص کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ جس نے جماعت احمدیہ کے لاکھوں انسانوں کی بلا وجہ سخت دل آزاری کی ہے۔ نیز یہ کہ جس مطبع نے ایسی اشتعال انگیز اور امن شکن کتاب شائع کی ہے۔ اس سے بھی باز پرس کی جائے ؛

لاہور کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دیوان پرنٹنگ پریس پر جس میں مذکورہ بالا کتاب چھپی تھی۔ پولیس نے چھاپہ مار کر اس کتاب کی چند کاپیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور پریس کے مالک سے اس مضمون کے نوٹس کی تعمیل کرائی ہے کہ پریس کی سابقہ پانسو کی ضمانت حکومت نے ضبط کر لی ہے اور آئندہ پریس جاری رکھنے کے لئے نئی ضمانت داخل کی جائے۔ لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ حکومت نے اصل مجرم کے متعلق کیا کارروائی کی ہے؟ بے شک پریس پر گرفت اور کتاب کی ضبطی حکومت کی بیدار مغزی اور قیام امن سے متعلق فرض شناسی کا ایک قابل تعریف ثبوت ہے۔ لیکن اسی کا تقاضا ہے۔ کہ جس شخص نے ایسی دلآزار۔ اور خلاف قانون کتاب لکھی۔ اور شائع کی ہے۔ اس سے بھی باز پرس کی جائے۔ یہ شخص ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف اوٹ پٹانگ باتیں شائع کر رہا۔ اور روز بروز دل آزاری میں بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے اس وقت تک کے طریق عمل سے ظاہر ہے۔ کہ جب تک اسے قانون کے ذریعہ روکا نہ جائیگا اس وقت تک فتنہ پردازی سے باز نہیں آئے گا۔ ابھی ابھی اس نے ایک رسالہ شائع کر کے دیدہ دلیری سے اپنی سابقہ شرارت کے متعلق یہ عذر گناہ بدتر از گناہ پیش کیا ہے کہ لاکھوں انسانوں کے لئے نہایت ہی واجب الاحترام ہستی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان اقدس میں اس نے جو ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ روح القدس کی طرف سے کہے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ:

"جہاں تک والدہ صاحبہ خلیفہ قادیانی کی عفت اور حیا اور دوسری پاکیزگی کا سوال ہے۔ روح القدس اس کا معترف ہے اور ان کو اس حصہ میں بلند اور بالکل پاک اور عفیف سمجھتا ہے۔ اور ان کی شان میں کچھ کہنا جھوٹ بولنا اور سخت بے ادبی خیال کرتا ہے۔ اور میں اس حصہ میں والدہ خلیفہ قادیانی کو خود اپنی جسمانی والدہ کا مرتبہ دیتا ہوں۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی گھر میں حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ کے مقابل ان کو مالی محبت کی رجس اور ناپاکی میں ملوث ہونا یقین کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے شرائط بیعت اور شرائط الوصیت کو ایک احمدی معزز خاتون ہونے کے باوجود پورا کرنے کی بجائے توڑا یا توڑنے کی پوری مدد کی"

ظاہر ہے۔ کہ جس شخص کے دماغ میں یہ سمایا ہوا ہو۔ کہ اس نے اس خاتون مبارک کے خلاف جسے لاکھوں احمدی اپنی ماؤں سے زیادہ معزز و مکرم سمجھتے۔ جس کی بزرگی اور تقدس کا کلمہ پڑھتے اور جس کی خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی اور ایثار کو طبقہ نسوان میں بے مثل یقین کرتے ہیں۔ جو کچھ لکھا اس کی ہے وہ "روح القدس" نے اس کے قلم سے کرائی ہے۔ وہ اس قسم کی فتنہ پردازی اور خباثت سے آئندہ بھی باز نہیں رہ سکتا چنانچہ اس نے اپنے نئے رسالہ "امام مہدی علیالی یعنی مسیح" میں نہ صرف اپنی سابقہ بدزبانی اور بدگوئی کو دہرایا ہے۔ بلکہ اس میں مزید اضافہ بھی کیا ہے۔ اور اپنی بے ہودہ سرائی کو "روح القدس" کی طرف منسوب کیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ اس افترا پردازی میں برعکس نہند نام زنگی کافور کا مصداق ہے۔ قانون قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ کوئی شخص کسی غیر مرئی اور فرضی وجود کی طرف منسوب کر کے کسی جماعت۔ کسی قوم اور کسی فرقہ کی واجب الاحترام اور مقدس ہستی کے خلاف بدزبانی۔ اور بدگوئی کرے۔ پھر جب اس ہستی کے ساتھ مذہبی اور روحانی تعلق ہو۔ تو اس کی ہتک اور گستاخی قطعاً ناقابل درگزر جرم ہے۔ ان حالات میں غلام محمد مذکور کا یہ کہنا۔ کہ جو کچھ اس نے اپنی کتاب "بیعت رضوان کی حقیقت" میں اپنے قلم سے لکھا۔ وہ "روح القدس" نے کہا ایک ایسی بیہودہ گوئی ہے جسے عقل و سمجھ کی دنیا میں ذرہ بھر بھی وقعت نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ قانون کے رو سے اس کی فتنہ پردازی میں کوئی تخفیف ہوتی ہے پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ حکومت اس کے خلاف قانونی کارروائی نہ کرے۔ اس کی کتاب کو ضبط کر لینے اور جس پریس میں وہ چھپی ہے۔ اس سے مزید ضمانت طلب کر لینے کے بعد اس بات میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ حکومت کے نزدیک بھی اس کتاب کے لکھنے والا رعایا کے ایک طبقہ کی سخت دل آزاری کا مجرم ہے اور ایسا مجرم جو اب بھی اپنے جرم کا نہ صرف اعادہ کر رہا۔ بلکہ اس میں اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ ایسے شخص کے خلاف قانونی کارروائی نہ کرنا اسے مزید شرارت اور فتنہ پردازی کا موقعہ دینا ہے۔ اور اس کے نتائج کسی صورت میں بھی خوشگوار نہیں نکل سکتے ؛

اس شخص نے اپنے تازہ ٹریکٹ میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کے زخمی قلوب پر مزید نمک پاشی ہے۔ وہ شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر اور قانون کی گرفت سے بالکل لاپروا ہو کر اس خاتون مبارک کے متعلق جس کی تطہیر اور پاکیزگی کا اعلان خدائے قدوس نے عرش عظیم سے کیا۔ اور جس کے تقدس اور بزرگی کا اعتراف کرنے والے آج لاکھوں کی تعداد میں ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ کہتا ہے۔ کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی گھر میں حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ کے مقابل ان کو مالی محبت کی رجس اور ناپاکی میں ملوث یقین کرتا ہوں" لیکن اپنی بیوی کے متعلق لکھتا ہے "میرے دین کے لئے میرے گھر کو بہت بلند پاکیزہ اور حضرت ہاجرہ یا حضرت خدیجہ کی مثل گھر بنا ہوا تھا۔ حالانکہ یہ وہی بیوی ہے۔ جس سے تنگ آ کر اس نے گھر جانا چھوڑ دیا۔ اور یہاں تک کہدیا۔ کہ وہ وقت قریب آنے والا ہے۔ کہ تم مجھے دیکھ نہ سکو گی۔ تم نے گزشتہ سال بے حد مجھے تنگ کیا" غرض اس شخص کی فتنہ پردازی حد سے بڑھ چکی ہے۔ اور جب تک حکومت اس کے متعلق مناسب کارروائی نہ کرے وہ باز نہیں آئے گا۔ اب یہ حکومت کا اختیار ہے کہ اس فتنہ کو بڑھنے دے۔ یا اس کا خاتمہ کر دے؛

نجات پانے کے لیے حقیقی ایمان کی ضرورت ہے نہ کہ رسمی کی

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۱)

"مرزائی ہونے سے نجات نہیں ہوسکتی" کے نام سے ایک ٹریکٹ مولوی محمد حسین صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ نور پور ضلع کانگڑہ نے لکھا ہے جس کے آخر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔ کہ اگر آپ اصالتاً یا وکالتاً مرزا جی کی اتباع کو موجب نجات ثابت کردیں۔ تو میں خدا وحدہ لاشریک لہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح کرتا ہوں۔ کہ زر مبلغ نقد دو صد روپیہ بطور انعام پیش کروں گا اور آئندہ ان کی راہ نمائی میں شبہ نہیں کروں گا۔ ورنہ خدا کی مخلوق کو دیدہ دانستہ گمراہ کرنے سے باز آئیں"!

ٹریکٹ کا ماحصل

اس ٹریکٹ کا ماحصل حسب ذیل ہے جو قریباً ٹریکٹ کے الفاظ اور مفہوم میں ہی درج کیا جاتا ہے۔

(۱) مرزا جی نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۱۸ پر بتایا ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ یاجوج ماجوج دابۃ الارض دجال اور اس کے ساتھ جنت دوزخ کا ہونا اور سورج کا مغرب سے طلوع کرنا یہ علامات مسیح موعود کی آمد اور ظہور کے متعلق ابھی ظاہر نہیں ہوئیں۔ تو مسیح موعود کیسے آگیا۔ لیکن لوگوں نے بوجہ غفلت ان علامات کو شناخت نہیں کیا۔ ورنہ یہ سب علامات پوری ہو چکی ہیں۔

(۲) صحیح مسلم میں بروائت حضرت ابوہریرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تین علامات ظہور میں آجائیں۔ یعنی سورج کا مغرب سے طلوع کرنا اور دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا ظاہر ہونا تو اس وقت سے پہلے جو شخص ایمان نہ لائے یا اچھے عمل نہ کرے۔ اُسے اس کا ایمان لانا یا اچھے عمل کرنا سودمند نہیں ہوگا

(۳) صحیح مسلم کی ایک حدیث یہ بھی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ کرے۔ پھر جب سورج مغرب سے طلوع کریگا۔ تو سب کے سب لوگ ایمان لائیں گے۔ لیکن جو شخص اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا نہ اچھے عمل کرنے والا ہوگا۔ اسے بعد از طلوع آفتاب از مغرب ایمان فائدہ دے گا۔ نہ ہی کوئی اچھا عمل اس کے لئے نافع ہوسکے گا۔ نتیجہ بلحاظ فتوے نبوی یہ نکلا۔ کہ "جب مغرب کی جانب سے سورج نکلیگا۔ اس وقت ایمان لانا غیر مفید ہوگا۔ اس علامت کبرٰے کے ظہور سے پہلے ایمان لاؤ۔ کیونکہ بعد کا ایمان نفع بخش نہیں ہوگا۔

قادیانی کا اتیکہ یعنی جھوٹ یہ ہے کہ وُہ کہتا ہے "سورج مغرب کی طرف سے نکل چکا۔ اس وقت کا ایمان لانا مفید ہوگا۔ اس علامت کبرٰے کے ظہور کے بعد ہی ایمان لاؤ۔ کیونکہ ایمان سابق نفع بخش نہیں ہوگا"۔

(۳) "بموجب قول مرزا جی سورج مغرب سے طلوع ہو چکا۔ تو اب مرزا جی کا لوگوں کو اپنی طرف بلانا اور اسلام کی طرف دعوت کرنا بموجب حدیث صحیح مسلم نفع بخش نہیں ہوسکتا"۔

(۴) اگر سورج کا مغرب سے نکلنا حقیقی طور پر مراد نہیں تو اہل اسلام کا اعتراض کہ آپ (مرزا جی) مسیح موعود نہیں اور مضبوط ہوگیا۔

(۵) اگر طلوع ہو چکا تو مرزا جی کا دعوتِ اسلام کرنا عبث ہے۔ کیونکہ حقیقی طور سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا توبہ کا دروازہ بند کرتا ہے۔ اگر نہیں تو اہلِ اسلام کا اعتراض قائم۔ لہذا آپ وہ مسیح موعود نہیں جس کی اتباع موجب نجات ہوسکے گی۔

سوالات کے جوابات پیش کرنے سے قبل یہ کہہ دینا ضروری ہے۔ کہ صاحب ٹریکٹ کا قسم کے ساتھ اقرار کرنا چونکہ وثوق کا اظہار ہے۔ اس لئے جواب بغرض افادۂ ہدائت پیش کیا جاتا ہے۔ اگر ہدائت نصیب ہو جائے تو ہدائت یافتہ انسان کی طرف سے دو صد روپیہ کی رقم کیا اس کا سارا مال اسلام کی راہ میں صرف ہوگا۔ وہ بہترین صرف ہے۔

علامات زمانہ ظہور مسیح موعود

(جواب ۱) حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حمامۃ البشریٰ میں جو جواباً فرمایا کہ علامات زمانہ ظہور مسیح موعود کی ظاہر ہو چکی ہیں لیکن لوگوں نے بوجہ غفلت انہیں شناخت نہیں کیا۔ یہ بالکل درست فرمایا اور یہ بات اسی طرح سے درست ہے۔ جس طرح ہر ایک موعود نبی اور رسول کی شناخت کے لئے جو علامات مقررہ قبل از وقت بتائی جاتی ہیں جب وُہ ظہور میں آتی ہیں۔ تو چونکہ بعض ان میں سے محکمات ہوتی ہیں۔ بعض متشابہات اور لوگ قبل از وقت متشابہات کو محکمات کی صورت میں سمجھ کر مغالطہ کھا جاتے ہیں۔ اور موعود نبی جب آتا ہے اور خُدا اسے جو کچھ اپنی وحی اور تفہیم پر مطلع فرما دیتا ہے۔ وُہی درست ہوتا ہے۔ لیکن لوگ اپنے سابقہ غلط خیالات کو موعود کی صداقت پرکھنے کے لئے معیار قرار دیکر جب اسے اپنے غلط خیالات کے مطابق نہیں پاتے تو جھٹ اسے جھوٹا اور مفتری کہہ دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسی مثالیں قوم بنی اسرائیل میں اکثر ملتی ہیں۔ جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں افکلما جاءکم رسول بما لاتھوی انفسکم استکبرتم ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون کا ارشاد فرمایا کہ جب کبھی کوئی رسول تمہارے پاس آیا تو تمہاری خواہشوں کے مطابق نہ آیا۔ اور جو معیار اپنے غلط خیالات کے لحاظ سے تم نے ملحوظ رکھا ہوا تھا۔ اس کے مطابق وہ تمہیں صادق نہ معلوم ہونے پر ایک فریق کی تم نے تکذیب کی۔ اور ایک فریق کو قتل کرنے کے درپے ہوگئے یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح اسرائیلی علیہ السلام کو یہود نے رد کردیا۔ اور قبول کرنے میں یہ عذر پیش کیا کہ نبی اسرائیل کے موعود مسیح کے ظہور کی یہ علامت ہے۔ کہ اس کے ظہور سے پہلے آسمان سے ایلیا نبی اتر کر آتا ہے۔ اور ایلیا کا پہلے آنا سچے مسیح کے آنے کی علامت ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح اسرائیلی نے خُدا سے علم پاکر ایلیا نبی کے آسمان سے اتر کر آنے کی یہ حقیقت ظاہر کی۔ کہ یہ پیشگوئی از قبیل متشابہات تھی۔ جس کی مراد ایلیا کی مماثلت میں آنے والا شخص تھا۔ اور وُہ یوحنا یعنی یحیٰ ہے مسیح کے اس فیصلہ کو یہودیوں نے رد کردیا۔ کہ یہ بات آج تک پہلے نبیوں اور رسولوں اور احبار اور رہبان سے کسی نے بیان نہیں کی۔

اب جو بات مسیح نے پیش کی دراصل سچی تو وہی تھی۔ لیکن تمام قوم اسرائیلوں کی اس حقیقت اور سچی بات سے جو مسیح نے خدا سے علم پاکر ظاہر کی قبل از بیان مسیح بالکل غافل تھی۔ اور غفلت ہی کی وجہ سے وُہ اس حقیقت صادقہ کو شناخت نہ کرسکی؛

انہی معنوں میں حضرت سیدنا مسیح مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا کہ علامات زمانہ ظہور مسیح موعود تو ظہور میں آچکیں۔ لیکن لوگ بوجہ غفلت شناخت نہ کرسکے؛

دجال ظاہر ہوچکا

(جواب ۲) دجال بھی ظاہر ہو چکا ہے۔ اور وُہ قرآن وحدیث کی رُو سے وُہ قوم ہے جو حسب آئت وقالوا اتخذ اللہ ولداً (کھف) خدا کے لئے بیٹے کا عقیدہ اختیار کرنے والی ہے۔ اور حسب حدیث یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر

اس کا تعلق صلیب اور صلیب پرستی کے ساتھ بھی ہے۔ اور گوشت خنزیر کو جائز قرار دے کر کھانے اور آیت وجعل منہم القردۃ والخنازیر کے رُو سے خنزیر صفت ہونے کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے۔ خواہ وُہ اپنے تئیں سورما قرار دیتی ہُوئی اس صفت کو اچھے معنوں میں ہی استعمال کرنے والی کیوں نہ ہو۔ اور اس کا گدھا بھی جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہے اور وُہ دریا کے اندر سے ویسے ہی سوکھے پاؤں گزر جاتا ہے۔ جیسے خشکی سے۔ اور جہاں جاتا ہے۔ دُنیا کے آرام کے مال و متاع اور اسباب کی وجہ سے جنت بھی اس کے ساتھ ہے۔ اور جو اس کے ساتھ آمادہ بہ پیکار ہو اس کے مقابلہ میں وُہ آتشی اسلحہ کے استعمال کرنے سے شہروں اور آبادیوں کو خاکستر اور راکھ کر دینے سے اپنے ساتھ جہنم اور دوزخ بھی رکھتا ہے۔ اور قالوا اتخذ اللہ ولدا کے لفظ قالوا سے جو جمع کا صیغہ ہے۔ اس کی وحدتِ قومی ہے۔ نہ کہ وحدتِ شخصی جیسا کہ کُتب میں بھی الدجال طائفۃ عظیمۃ تحمل المتاع للتجارۃ سے اسی بات کی تائید پائی جاتی ہے۔ کہ دجال ایک بہت بڑی کمپنی اور گروہ ہے۔ جو تاجرانہ حیثیت کے ساتھ ہر طرح کے متاع کو جس سے وُہ متمتع ہو سکے۔ دُنیا کے گوشہ گوشہ میں اٹھائے لئے پھرتا ہے۔ حتّٰے کہ ان کی عدالتیں بھی بازار کے دوکانداروں کی طرح روپیہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں۔ جب کہ دجال کے یہ اوصاف ہیں تو جس قوم میں یہ علامات مشترکہ طور پر سب کی سب پائی جاتی ہوں گی۔ وُہ دجال ہو گی۔

اب دُنیا کی قوموں پر نظر ڈال کر اور کچھ عقل سے بھی کام لے کر سوچو۔ کہ وُہ کونسی قوم ہے۔ کیا ایسا دجال اگر اپنی ابتدائی حالت میں دُنیا پر ظاہر نہ تھا۔ تو کیا مکہ مدینہ کے سوا اس کا تمام دُنیا میں پھیل جانا اب بھی دُنیا پر پوشیدہ امر ہے۔

اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان علامات مشترکہ اور قرائن قویہ کی بناء پر ایسی قوم کو عیسائی قوم قرار دیں۔ جو عند العقل واقعات کے رُو سے بالکل بجا اور درست ہے تو اس صداقت حقہ کے منکر اور بے وقوف اور احمق انکار کرنے والے شخص کو ایک دانش اور حکمت کی قدر کرنے والا انسان کیا کرے۔ اور ایسا انسان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی پر ایمان رکھتا ہُوا کہ دجال آنے والا ہے دجال کے ظاہر ہو جانے پر تو دجال کا انکار کرے۔ اور اس طرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کا بھی مکذب اور منکر قرار پائے لیکن ساتھ ساتھ اس بات کا بھی برابر مدعی بنا رہے۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دجال والی پیشگوئی پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ایمان دجال کے ظاہر ہونے اور اس کی حقیقت کے واضح ہو جانے پر کہاں کا ایمان ہے۔ اور کہاں ایسا ایمان نفع دے سکتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی فرمایا۔ کہ دجال اور دابۃ الارض۔ اور سورج کا مغرب سے طلوع کرنا۔ اور ان علامات کا ظہور میں آنا اور ظہور میں آنے کے بعد ان کی حقیقت کے منکشف ہونے پر بھی ان کو نہ ماننا اور سابقہ تخیلات جو قبل از ظہور پیشگوئی اعتقاد میں بیٹھے ہُوئے ہوں۔ انہی پر ایمان رکھنا ایسا ایمان کچھ بھی نفع نہیں دے سکتا۔

دابۃ الارض سے مُراد

دابۃ الارض کیا ہے۔ قرآن کریم کی آیت واذا وقع القول علیہم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیتنا لایوقنون سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دابۃ الارض طاعون کا کیڑا ہے۔ جو لوگوں کو کاٹتا ہے۔ جیسا کہ تکلمھم کے لفظ سے ظاہر ہے۔ کیونکہ علاوہ کلام کرنے کے تکلیم کے معنے کاٹنے اور زخمی کرنے کے بھی ہیں۔ اور اس آیت میں طاعون کے کیڑے کے کاٹنے کی وجہ ان الناس کانوا بآیتنا لایوقنون بتائی ہے۔ کہ دابۃ الارض یعنی طاعون کا کیڑا لوگوں کو اس لئے کاٹے گا۔ کہ لوگ خدا تعالےٰ کے نشانوں پر یقین نہیں کریں گے۔ اور طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانوں میں سے ہے۔ کہ اس سے مسیح موعود کے دشمنوں کی تعداد ہلاک ہونے سے کم ہو گی۔ اور اور آپ کی جماعت نئے ایمان والوں کے ذریعے بڑھے گی۔

چنانچہ سیدنا حضرت اقدس حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حسب پیشگوئی طاعون کا عذاب ایک عظیم الشان نشان بنا کہ آپ کا گھر اور گھر والے اس سے محفوظ قرار دیئے گئے۔ اور آپ کے دُشمنوں کی تعداد کو اس کے ذریعے کم کیا جاتا ہے۔ اور جس طرح ہر ایک نبی کے زمانہ میں عذاب آئے۔ اور انہوں نے خدا کے نبیوں کے دُشمنوں کو ہلاک کیا۔ اور اسی لئے ہلاک کیا۔ کہ ان الناس کانوا بآیتنا لا یوقنون۔ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب تشریح فرما دی۔ کہ دابۃ الارض طاعون اور طاعون کا کیڑا ہے۔ تو اس حقیقت کے واضح ہو جانے پر بھی جو شخص یہ کہے۔ کہ طاعون کا کیڑا دابۃ الارض نہیں۔ میں اس پر ایمان نہیں لاتا۔ بلکہ میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو اس حقیقت کے خلاف ہے۔ تو ایسا ایمان حسب ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لاینفعھا نفع نہیں دے سکتا۔ اور نہ ہی ایسے ایمان سے کسی اجر و ثواب کی توقع اور اُمید مفید ہو سکے گی۔

مغرب سے سُورج نِکلنا

اسی طرح طلوع الشمس من مغربھا کا مسئلہ ہے۔ کہ اس کی حقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آفتاب نبوت و رسالت کا ممالک مغربیہ یعنی یورپ اور امریکہ میں جلوہ فرما ہونا تھا۔ جہاں مسیح موعود کے ظہور سے پہلے بوجہ عدم میسّر اسباب ملاقات اہل مغارب یہ بات میسر نہ تھی آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی تفسیر کے متعلق عموماً مفسرین نے تمام ادیان باطلہ پر معقولی اور منقولی طریقوں سے سب قوموں پر اتمام حجت کا میسر آنا مسیح موعود کے زمانہ ظہور سے وابستہ ہونا قرار دیا ہے

پس آج چونکہ حضرت اقدس مسیح موعود سیدنا حضرت مرزا صاحب کے ذریعے تبلیغ کے ذرائع وسیع ہو جانے پر یورپ۔ امریکہ کے تمام ملکوں۔ اور قوموں میں بھی اسلام کی اشاعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے آفتاب کی ضیا پاشی ظہور میں آ رہی ہے۔ اس لئے اس حقیقت کے واضح ہو جانے پر کہہ سکتے ہیں کہ سُورج مغرب سے طلوع کرنے والا ان معنوں میں ہے جس سے مغرب سے سورج کے طلوع ہونے والی پیشگوئی ظہور فرما ہو رہی ہے اور اگر سورج کا طلوع جو مغرب سے ظاہر ہونے والا تھا اسکی حقیقت یہ تسلیم نہ کریں۔ بلکہ دینی سُورج کی جگہ جو آنحضرت کا آفتاب نبوت ہے ظاہری سورج مراد لیں۔ تو اس کے متعلق قرآن کریم کی آیت والشمس تجری لمستقر لھا ذالک تقدیر العزیز العلیم اور آیت لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النھار سے جو سنت اللہ کے نظام کے قیام کے متعلق ہے تبدیلی پیدا ہوتی ہے حالانکہ خدا تعالےٰ نے قانون قدرت کے نظام کے متعلق جو اپنی سنت قائم فرمائی ہے۔ وُہ حسب ارشاد ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ان فقرات سے یہ فقرہ کہ ولا الیل سابق النھار اپنی اسی کے متعلق نظام قائم کردہ کو لے لیں۔ مثلاً آج ۲۸- مارچ کی رات اور ۲۸- مارچ کے دن کے اندازہ کو بذیعہ گھنٹوں اور منٹوں اور سیکنڈوں کے جانچ دیکھو۔

پھر آئندہ سال کے اسی تاریخ کے دن رات کے اندازہ کو بلحاظ گھنٹوں اور منٹوں اور سیکنڈوں کے جانچو کچھ بھی فرق ظاہر نہ ہوگا۔ اور اس طرح پر خدا کا نظام جو قانونِ قدرت میں پیش کیا گیا۔ بلا فرق سر مو ایک ہی اندازہ پر معلوم ہوگا۔ لیکن دینی اور روحانی سورج جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا اسلامی آفتاب ہے۔ وہ چونکہ حسب ارشاد و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین سب دنیا کی قوموں اور ملکوں کے لئے بطور رحمت کے ہے۔ اور اس رحمت سے سب دنیا کی قوموں نے فیض لینا ہے اور اس کا طلوع ممالک مشرقیہ سے ہوا ہے۔ اور براعظم ایشیا کے ملک عرب سے اس لئے بقول حضرت اقدس سیدنا حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

تافت اول بر دیار تازیاں
تا زیانش رانشود درماں گرے
بعد زاں آں نور دین وشرع پاک
شد محیط عالمے چوں چنبرے

یہ سورج پہلے ممالک مشرقیہ پر ضیا پاش ہوا ایک دور ختم کرنے کے بعد پھر دوسرے دور میں ممالک مغربیہ کے وسیع خطہ میں بھی جو سراسر روحانی فیوض سے محرومی کے لحاظ سے تاریکی میں پڑا ہوا تھا۔ ایک نئی تجلی سے جو مسیح محمدی کے ذریعہ ظہور میں آئی طلوع فرما ہوا۔ تا حضرت رحمۃ للعالمین کے ذریعہ رب المشرقین و رب المغربین کی شان کا خدا ممالک مشرقیہ اور ممالک مغربیہ کے دو مشرقوں اور دو مغربوں سے آفتاب اسلام کا طلوع ظاہر فرمائے۔ دو مشرقوں اور دو مغربوں سے مراد دنیوی عجائبات اور کمالات کی ایجاد اور دینی اور روحانی برکات اور کمالات کے ارشاد کے لحاظ سے ہی ہے۔ کہ مغربی دنیا میں دنیوی عجائبات کی ایجاد کا سورج طلوع ہو کر مغرب سے مشرقی ممالک کی طرف ضیا پاش ہوا اور دینی عجائبات اور روحانی برکات کا سورج مشرق سے مغرب کی طرف جلوہ دکھانے والا ہوا۔ اور واقعات سے اس کی تصدیق بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ لنا دین ودنیا للنصاریٰ۔ سو دین کا سورج ممالک مشرقیہ سے ظاہر ہوا۔ اور دنیوی صنعت اور ایجادات کا سورج ممالک مغربیہ سے طلوع ہوا اب خدا کے کلمات جو پیشگوئی کے معنوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور خدا کا قول ہوتے ہیں۔ اس کی بہترین تفسیر اور توضیح خدا کے فعل اور اس کی فعلی کتاب سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔

پس پیشگوئیوں کا صحیح مفہوم وہی ہو سکتا ہے۔ جو واقعات کی روشنی میں نمایاں ہو۔ اور اس لحاظ سے دجال اور دابۃ الارض کا ظہور اور سورج کا مغرب سے طلوع کرنا۔ قانون قدرت اور واقعات عالم سے ہی سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور زمانہ کے واقعات جدیدہ اور حالات حدیثہ محدثہ نے ایک طرف مسیح موعود کے ظہور کا مسئلہ حل کر کے حضرت اقدس سیدنا مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں دکھا دیا۔ اور دوسری طرف مسیح موعود کے زمانۂ ظہور کی علامات جو دجال اور دابۃ الارض اور سورج کے مغرب سے طلوع کے متعلق تھیں۔ وہ بھی ظہور میں آگئیں۔ اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب علامات کو خدا سے علم پا کر بیان فرما دیا۔ کہ یہ سب علامات پوری ہو چکی ہیں۔ تو اس انکشاف حقیقت کے بعد بھی مسیح موعود اور آپ کی علامات اور شہادات اور آیات بینات سے انکار کرنا۔ اور اپنے پہلے خیالات کو معیار قرار دے کر اسی کو ایمان کے لئے کافی سمجھنا یہ وہ ایمان ہے۔ جس کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لا ینفع ایمانھا کہ ایسا ایمان نفع نہیں دے سکیگا۔

ایمان والوں کا ایمان لانا

یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ کہ اے ایمان کا دعوےٰ کرنے والو ایمان صرف اس بات کا نام نہیں۔ کہ منافقوں کی طرح لفظوں تک یا اپنے خیالی معیاروں کی شکل تک محدود قرار دیں۔ بلکہ ایمان وہ ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کا رسول ایمان کی حقیقت پیش کرے۔ اس طرح سے ایمان لا کر دکھاؤ۔

اس آیت میں ایمان والوں کو مخاطب کر کے یہ کہنا کہ ایمان اللہ اور اس کے رسول پر لاؤ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ جب کسی موعود رسول کی پیشگوئی کرتا ہے۔ اور پھر اس پیشگوئی کے مطابق رسول کو مبعوث فرماتا ہے۔ تو اس رسول کی پیشگوئی پر ایمان رکھنے کے مدعی اپنے تئیں اس پیشگوئی کے تو مومن قرار دیتے ہیں۔ لیکن جب پیشگوئی کو خدا تعالےٰ اپنے علم اور ارادہ کے مطابق ظاہر کرتا ہے۔ جو لوگوں کے ان خیالات کے مطابق نہیں ہوتا۔ جو پیشگوئی کے ظہور سے پہلے وہ پیشگوئی کے متعلق اپنی سمجھ اور اپنی ہوا و ہوس کے لحاظ سے رکھتے ہیں۔ اور وہ اسی کو اور اسی کے مطابق ظاہر ہونے کو اپنے لئے ایمان سمجھ لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان کے مدعیو دعوےٰ رکھتے ہو۔ کہ ہم خدا کے رسول کی پیشگوئی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اب جب وہ خدا کا رسول پیشگوئی کے مطابق مبعوث ہوتے سے ظاہر ہو چکا ہے۔ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ اور اس رسول سے اعراض کرتے ہو۔ ایسا نہ کرو بلکہ خدا پر ایمان لاؤ۔ جس نے تمہاری خواہش کے مطابق نہیں بلکہ اپنے علم اور ارادہ کے مطابق پیشگوئی کو ظاہر فرمایا اور اس کے رسول پر بھی ایمان لاؤ۔ جو تمہاری خواہشوں کے مطابق نہیں بلکہ خدا کے علم اور ارادہ کے مطابق مبعوث فرمایا گیا۔ اب اگر تم اس پر ایمان نہیں لاؤ گے۔ تو وہ ایمان جس کے تم مدعی ہو کہ ہم پیشگوئی کے مومن ہیں۔ یہ ایمان تمہیں کچھ بھی نفع نہیں دے گا۔ جیسے کہ مسیح اسرائیلی جو قوم بنی اسرائیل کے موعود مسیح تھے۔ جب ان کے ظہور سے پیشگوئی کا ظہور ہوا اور اس طرح سے ہوا جس طرح کہ یہود کے وہم و خیال میں بھی نہ تھا۔ تو انہوں نے مسیح کا تو انکار کیا۔ اور مسیح کی پیشگوئی پر ایمان لانے کے ویسے ہی مدعی رہے جیسے پہلے تھے۔ لیکن کیا یہود کو ان کے اس ایمان نے جو حضرت مسیح کی پیشگوئی پر آج تک رکھے ہوئے ہیں۔ کچھ نفع دیا یا حضرت مسیح کی اس علامت پر جو ایلیا کے آسمان سے اترنے اور حضرت مسیح کے ظہور سے پہلے اس کے راستہ کو صاف کرنیکے متعلق پائی جاتی ہے۔ ایمان کے دعوے نے کچھ فائدہ دیا۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح یہود اور نصاریٰ دونوں قومیں اس موعود نبی پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو مثیل موسےٰ کی حیثیت میں مبعوث ہونے والا تھا۔ اور اب تک ایمان رکھتی ہیں لیکن جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس پیشگوئی کے مطابق مبعوث کئے گئے۔ تو یہود اور نصاریٰ نے اپنے خیالات جو پیشگوئی کے متعلق غلط طور پر سمجھے ہوئے تھے۔ ان کے مطابق نہ پائے جانے سے انکار کر دیا۔ اور اب تک انکار ہے۔ لیکن پیشگوئی پر ایمان رکھنے کے بھی مدعی ہیں۔ اور اب تک مدعی ہیں۔ مگر کیا یہ ایمان ان کو نفع دے گا۔ ہرگز نہیں۔ خدا کی حجت ملزمہ کے نیچے وہ مجرم ہونے سے محل سزا اور مورد عذاب بنیں گے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تنبیہاً اس امر کی ہدایت فرمائی کہ دجال اور دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع کرنا اور مسیح موعود کا ظاہر ہونا یہ سب نشانات قیامت کی علامات کبریٰ سے ہیں۔ لیکن جب یہ باتیں ظہور میں آئیں گی۔ تو ایسے طور سے ظاہر ہوں گی۔ کہ وہ لوگ جو ان امور کی پیشگوئی پر ایمان رکھتے ہیں پیشگوئی کی حقیقت ظاہر ہونے پر اس کی تصدیق سے انکار کریں گے۔ اور دوسری طرف ایمان کے مدعی ہونگے۔ مگر لا ینفع ایمانھا ایسا ایمان انہیں کچھ نفع نہیں دیگا۔ (باقی)

جین مت کے بانی مہابیر جی کی سیرت پر ایک احمدی مبلغ کی تقریر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے ماتحت ہر سال سیرت نبوی پر جلسے کئے جاتے ہیں۔ جن میں ہر مذہب و ملت کے نمائندے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سیرت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور کی یہ تحریک راولپنڈی میں اس قدر مقبول ہوئی کہ ۲۰ اپریل کو جین مت کے پیرؤوں نے مہابیر جی کے یوم ولادت پر تمام مذاہب کے نمائندوں کو ان کی سوانح حیات پر اپنے خیالات کے اظہار کے لئے دعوت دی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے اس موقع پر نہایت لطیف اور پر معارف تقریر کی۔ آپ نے سورہ صفٰت کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل بانئے اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالےٰ نے یہ کلام نازل فرمایا۔ جس میں پیشگوئی کے طور پر بتایا گیا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے۔ جبکہ ایسی مجالس قائم کی جائیں گی۔

پھر آپ نے سورہ فاتحہ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ کی جسمانی ربوبیت تمام انسانوں کے لئے بلا تمیز مذہب وملت یکساں طور پر جاری ہے۔ اسی طرح اس کی روحانی ربوبیت بھی کسی خاص قوم کے لئے مختص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اور اسی اصل کے ماتحت ہمارا ایمان ہے۔ کہ مہابیر جی کو آج سے ۲۵۰۰ سال قبل ہندوستان کی سرزمین میں خدا تعالےٰ نے اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا۔ ہم یہ دکھاوے یا احسان کے طور پر نہیں کہتے۔ بلکہ قرآن کریم کی روشنی میں ہمارا یہ ایمان ہے۔ پھر آپ نے بتایا۔ کہ مہابیر جی کی پیدائش سے قبل آپ کی والدہ نے کئی خواب دیکھے جو مہابیر جی کی زندگی میں پورے ہوئے۔

مہابیر جی کی والدہ نے ایک خواب میں مست فیل۔ دوسری میں ماہ منور۔ اور تیسری میں مہر عالمتاب دیکھا۔ مولوی صاحب نے ان خوابوں کی تعبیر اس طرح کی۔ کہ مہابیر جی کو اپنی پہلی تیس سالہ زندگی میں ایک دفعہ فی الواقع ایک مست ہاتھی کا مقابلہ کرنا پڑا جس میں آپ کامیاب ہو گئے۔ دوسرے حصۂ عمر میں آپ نے خلوت نشینی اختیار کی۔ اور چاند کی طرح جو فی ذاتہٖ روشن نہیں بلکہ سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے انہوں نے خدا تعالےٰ کے نور کو اپنے اندر جذب کیا۔ اور اس میں یہانتک ترقی کی۔ کہ آپ مہر عالمتاب بن گئے۔ اور تیسرے حصۂ عمر میں ہدایت سے محروم لوگوں کو ہدایت کے نور سے منور کیا۔

آپ نے بتایا کہ تمام نبی ان آخری دو دوروں سے گذرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی چالیس سال کی عمر تک خلوت نشین رہے۔ آپ کی یہ زندگی قمری زندگی تھی۔ اور دعوے کے بعد کی زندگی شمسی۔ اسی طرح حضرت رام چندر جی چودہ سال بن باس رہ کر خدا تعالےٰ کا نور اپنے اندر جذب کرتے رہے۔ اور بعد میں اصلاح خلق کا کام کیا۔ اسی اصل کے ماتحت اس زمانہ کے مامور ومرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت آدم۔ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔ اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے پہلے آپ کو قمر کہا۔ پھر شمس۔ آپ پر بھی ایک ایسا زمانہ گذرا ہے۔ جبکہ آپ نے خلوت نشینی اختیار کی۔ اور چاند کی طرح خدا تعالےٰ کے نور کو جذب کرتے رہے بعد میں روحانی سورج بن کر لوگوں کو نور ہدایت سے منور کیا۔

مہابیر جی کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے مولوی صاحب نے بتایا۔ کہ آپ نے مختصر الفاظ میں یہ جامع سبق دیا۔ کہ نجات کے لئے ضروری ہے۔ انسان راسخ فی العلم۔ راسخ فی الاعتقاد۔ اور راسخ فی العمل ہو۔ مولوی صاحب نے بتایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کو نجات سے بھی زیادہ اہم چیز کا رستہ بتایا۔ اور وہ فلاح ہے۔ مولوی صاحب کی تقریر کا سامعین پر بہت اثر ہوا۔ بالخصوص جلسہ کے پریذیڈنٹ جو جج ہیں۔ اور جین مت کے پیرو بہت محظوظ ہوئے۔ انہوں نے کہا مہابیر جی کے متعلق آج وہ باتیں ہم نے سنی ہیں۔ کہ ہم پیرؤوں کو بھی معلوم نہ تھیں۔

ان کی تحریک سے جلسہ کے اختتام پر جماعت احمدیہ کے لئے شکریہ کا ووٹ پاس ہوا۔

خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ راولپنڈی

الفضل کا خطبہ نمبر اڑھائی روپیہ سالانہ میں

احباب کرام یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ ہم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات کی توسیع اشاعت کے پیش نظر۔ اور اس وجہ سے کہ کوئی احمدی ان کے مطالعہ سے محروم نہ رہے فیصلہ کیا ہے کہ "الفضل" کے خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت چار روپیہ کی بجائے اڑھائی روپیہ کر دی جائے۔ پس جو احباب روزانہ الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حیات افروز اور روح پرور تازہ بتازہ خطبات کے مطالعہ سے ہرگز محروم نہ رہیں۔ اور فوراً اڑھائی روپیہ ارسال کر کے خطبہ نمبر سال بھر کے لئے اپنے نام جاری کرائیں۔

الفضل کے خطبہ نمبر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد احباب کرام کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے۔ خریداران الفضل کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اس اعلان کو ہر احمدی کے کانوں تک پہنچا دیں۔ تا جو لوگ روزانہ الفضل نہیں خرید سکتے وہ اڑھائی روپیہ میں کم از کم خطبہ نمبر ضرور جاری کرائیں۔

خاکسار مینجر

معاونین الفضل کا شکریہ

مارچ کے آخری نصف میں تیئیس نئے خریدار بنے۔ ان میں سے انیس [19] اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ اور چار خریدار حسب ذیل احباب نے مہیا فرمائے۔ ہم ان کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے "الفضل" کی اعانت فرمائی۔ اللہ تعالےٰ انہیں دینی و دنیوی نعماء سے متمتع فرمائے دوسرے احباب سے بھی مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ بھی الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ "الفضل" تبلیغی لحاظ سے ایک کارگر حربہ ہے۔ پس جو مستطیع احباب اپنے اعزا واقارب یا دوستوں کے نام اپنی گرہ سے اخبار جاری کرا دیں گے وہ جہاں تبلیغی فریضہ انجام دیں گے وہاں "الفضل" کی اعانت کا موجب ہو کر دوہرے ثواب کے مستحق ہوں گے۔

(۱) مکرم سید بہاول شاہ صاحب امرتسر ایک خریدار (۲) مکرم محمد لطیف صاحب شیخوپورہ ایک خریدار (۳) مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر قادیان ایک خریدار (۴) صوبیدار شیر محمد خانصاحب حال قادیان ایک خریدار۔

خاکسار مینجر الفضل

نظارتوں کے اعلانات

خلافت جوبلی فنڈ کے لئے وفود کا تقرر

خلافت جوبلی فنڈ کی فراہمی کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو بطور وفد مقرر کیا جاتا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران اور احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کر کے ادائیگی اور وصولی چندہ میں مدد فرمائیں گے۔

حلقہ صوبہ سرحد:۔ میاں حیات محمد صاحب ایس ڈی او صدر اور بابو شمس الدین صاحب کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنسی پشاور

حلقہ راولپنڈی و کیمبل پور:۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت راولپنڈی صدر و چوہدری علی اکبر صاحب اے۔ آئی۔ ڈی پنڈی کیمپ

حلقہ شاہ پور:۔ مولوی محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول بھیرہ صدر و راجہ محمد نواز خان صاحب انسپکٹر آف بینک

حلقہ گجرات و جہلم:۔ سید سردار شاہ صاحب جہلم صدر اور مکرم محمد خان صاحب گھریالہ

" گوجرانوالہ و شیخوپورہ:۔ ایس اے بشیر احمد صاحب وانڈھو گوجرانوالہ صدر و مولوی عبد الرحمٰن صاحب سکرٹری تبلیغ گوجرانوالہ

حلقہ لائل پور:۔ شیخ محمد محسن صاحب صدر و چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل و شیخ محمد یوسف صاحب

حلقہ سیالکوٹ:۔ چوہدری شاہ نواز صاحب امیر جماعت صدر چوہدری فضل احمد صاحب و چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لا

حلقہ ملتان:۔ ملک عمر علی صاحب بی۔ اے کھوکھر صدر و شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور

" امرتسر:۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب صدر میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر

" جالندھر و ہوشیارپور:۔ چوہدری غلام احمد صاحب کریام صدر و چوہدری عبد الحی صاحب کاٹھگڑھ

حلقہ لدھیانہ:۔ مولوی برکت علی صاحب لائق صدر و شیخ محمد حسین صاحب پنشنر

" فیروزپورہ۔ پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے ایم۔ ایل۔ اے صدر بابو فیض الحق خان صاحب

(ناظر بیت المال قادیان)

بورڈنگ تحریک جدید میں لڑکے بھیجئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے انیس مطالبات میں سے تیرھواں مطالبہ جماعت سے یہ فرمایا ہے۔ " باہر کے دوست اپنے اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں سے جس میں چاہیں تعلیم کے لئے بھیجیں۔ میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے مرکزی سکولوں میں باہر کے دوست کم بچے بھیج رہے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کو پیش کریں جو اس بات کا اختیار دیں کہ ان کے بچوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے " حضور نے ازراہ شفقت جماعت پر احسان فرماتے ہوئے بچوں کی دینی اور دنیاوی بہتری کے لئے اپنی سرپرستی میں بورڈنگ تحریک جدید قائم فرمایا ہے۔ جس میں حضور کے منشاء کے مطابق باہر سے آنے والے بچوں کی تعلیم و تربیت کا احسن طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ دینی تربیت نماز تہجد قرآن کریم کا درس اور مذہبی تربیت کا پورا انتظام کیا جاتا ہے امید ہے احباب حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں بھیج کر دینی و دنیاوی فوائد سے مستفیض ہونگے۔ اس سال بورڈنگ کا نتیجہ خدا کے فضل سے ۹۶ فی صدی رہا ہے۔ اس وقت بورڈنگ ہوس میں سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ پانچ مینٹر اور دو خادم طفلان کام کر رہے ہیں۔ جو بچوں کی نماز، دن۔ کھیلوں اور تعلیم کی نگرانی کرتے ہیں۔ ضروری اشیاء اپنی نگرانی میں خرید کر دی جاتی ہیں۔ اس سال سے انشاء اللہ تعالیٰ حضور کے ارشاد کے مطابق ایسی کھیلیں بھی جاری کی جائینگی جو جسمانی نشوونما کے علاوہ حواس ظاہری اور باطنی کو تقویت دیں۔

خاکسار:۔ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید

پتہ کی تبدیلی کے متعلق اطلاع دیا کریں

جماعتوں سے بجٹوں کی ترامیم کے لئے جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ ان میں اکثر ایسے نوٹ ہوتے ہیں۔ کہ " فلاں دوست یہاں سے چلے گئے۔ لیکن معلوم نہیں کہ کہاں گئے ہیں " ایسی اطلاع پر ان کے بجٹ سے اس دوست کا نام اور چندہ کی رقم تو کم کر دی جاتی ہے۔ لیکن ان کا پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ان کا کسی جگہ بھی ریکارڈ نہیں رہتا۔ اور نہ یہ پتہ لگتا ہے کہ دوسری جگہ جا کر وہ کسی جماعت میں شامل ہو کر چندہ ادا کرتے ہیں یا نہیں۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے کہ جو دوست کسی دوسری جگہ تبدیل ہوں۔ وہ اپنے نئے پتہ سے دفتر بیت المال کو نیز وہاں کی مقامی جماعت کو اطلاع کر دیا کریں۔

دفتر بیت المال میں حال ہی میں جماعت احمدیہ انبالہ اور کراچی سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل احباب کے متعلق لکھا ہے کہ پتہ معلوم نہیں۔ اس لئے ان دوستوں سے التماس ہے کہ دفتر بیت المال کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کس جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ یا اپنا چندہ براہ راست مرکز میں بھیجیں گے۔

(از انبالہ) (۱) اختیاج علی صاحب ایجنٹ ٹاٹا کمپنی

(۲) مسٹر عبد الرحمٰن صاحب ڈرائیور۔ ایم۔ ٹی

(۳) میاں محمد شریف صاحب ۳/۱۴۔ پنجاب رجمنٹ

(۴) چوہدری نصر اللہ خان صاحب سپاہی ہلناے میڈیم بریگیڈ

(۵) مسٹر نصر اللہ خان صاحب

(۶) میاں فیض اللہ صاحب ۷/۱۴ پنجاب رجمنٹ

(۷) شیخ عبد الحی صاحب انڈین ائیر فورس

(از کراچی) (۱) بابو محمد نذیر صاحب (۲) مسیح اللہ صاحب

ناظر بیت المال قادیان

بقایادار موصیان حصہ آمد کے متعلق ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بذریعہ ریزولیوشن ۱۷ مورخہ ۲۴ ہے ۳۹ موصیان حصہ آمد کے متعلق فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ یہ شرط لکھ دی جاتے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک ادا نہ کرے گا۔ اور نہ ہی دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہوگا۔ اور جس قدر روپیہ وصیت میں ادا کر چکا ہے۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو جائے۔ پس جو وصیتیں اس وقت تک ہو چکی ہیں۔ ان کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ جب تک وہ توجہ نہ کرے۔ کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

البانیہ پر قبضہ کے بعد مسولینی اور ہٹلر کیا کرنا چاہتے ہیں

لندن کی ۱۰ اپریل کی اطلاعات مظہر ہیں کہ لندن اور پیرس میں عوام کا خیال ہے کہ البانیہ پر اٹلی کا حملہ نہایت خطرناک حالات کا پیش خیمہ ہے۔ کیونکہ اٹلی اپنے اقدام کو صرف البانیہ تک محدود نہیں رکھیگا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اب یوگوسلاویہ پر حملہ کیا جائے گا۔ اور مسولینی اور ہٹلر نے فیصلہ کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کو آپس میں تقسیم کر لیا جائے۔ جرمنی کو وہ حصہ ملیگا جو کسی وقت آسٹریا یا ہنگرین سلطنت کا حصہ تھا۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ یوگوسلاویہ پر تو پہلے ہی عملی طور پر جرمنی اور اٹلی کا قبضہ ہے۔ خطرہ یونان کا ہے جس پر بلغاریہ کے راستہ سے حملہ کیا جائے گا۔ رومانیہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی اس سے مطالبہ کرنے والا ہے۔ کہ وہ ہنگری کے مطالبات مان لے۔ ورنہ بلغاریہ اور ہنگری کے راستہ حملہ کیا جائے گا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ رومانیہ۔ یونان اور پولینڈ پر بیک وقت حملہ کیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ کی کابینہ کا اجلاس جو آج شب کو ہونے والا ہے اس میں مندرجہ ذیل تین امور پر غور کیا جائے گا۔ (۱) اٹلی اور انگلستان میں طے شدہ معاہدہ کا خاتمہ (۲) یونان کے وعدے (۳) روم سے سفیر واپس بلانے کے سوال پر غور۔ اٹلی اور انگلستان کے معاہدہ کے خاتمہ کا مطلب یہ ہے کہ اٹلی کے ساتھ دوستی کے خیال کو بالکل ترک کر دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ یونان کو لازمی طور پر امداد دے گا۔ اور یونان کی امداد کے لئے کورفو میں ایک بحری فوج کا دستہ بھیجا جائے گا۔ معاہدہ کے خاتمہ کے بعد اٹلی سے سفیر واپس بلا لیا جائیگا روم کے فسطائی حلقے جبرالٹر پر فرانکو کے حملہ اور مالٹا پر اٹلی کے حملہ پر بحث کر رہے ہیں۔ فرانس کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ ایک لاکھ جاپانی سپاہی اٹلی کی سرحد پر موجود ہیں اور ۲۸۰۰۰ سپاہی گذشتہ ہفتہ لیبیا کو پار کر چکے ہیں۔

جرمنی کا برطانوی سفیر جو گذشتہ ہفتہ حکومت کو حالات بتانے کے لئے لندن آیا تھا۔ واپس جرمنی نہیں جائے گا۔ انگلستان کا خیال ہے کہ البانیہ پر حملہ کی وجہ سے ترکی جمہوری طاقتوں کے ساتھ شامل ہونے پر مجبور ہو جائے گا۔ آج برطانوی کیبنٹ کا اجلاس ہوا جس میں لارڈ ہیلی فیکس کی رپورٹ سنی گئی۔ اور اپوزیشن کے اس مطالبہ پر کہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے فوراً پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے غور کیا گیا۔

حکومت اٹلی کا بیان ہے کہ البانوی فوجیں تیرانا واپس آ رہی ہیں اور اطالوی سفارتخانے میں آ کر اسلحہ واپس کر رہی ہیں۔ مصیبت زدہ علاقوں میں اشیائے خوردنی کی تقسیم شروع کر دی گئی ہے۔ البا سن پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق اطالوی فوجیں سکوتری میں داخل ہو گئی ہیں۔ لندن کے اطالوی سفیر نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے آج شام تک تمام البانیہ اٹلی کے قبضہ میں آ جائے گا۔ لندن کے اطالوی حلقوں کا خیال ہے کہ البانیہ پر اٹلی کے حملہ سے مشرقی بحیرہ ایڈریاٹک کی پوزیشن میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ بلگریڈ کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ اٹلی نے یوگوسلاویہ کو یہ یقین دلایا ہے کہ البانیہ میں نارمل صورت حالات قائم کر دی جائے گی۔ برلن کی ایک اطلاع ہے کہ البانوی سفیر نے البانیہ میں اٹلی کے اقدام کے خلاف حکومت جرمنی کے پاس پروٹسٹ کیا ہے۔ پولینڈ کی سرحد پر جرمن فوجوں کی نقل و حرکت کی اطلاعات کی سرکاری طور پر تردید کی جا رہی ہے۔ پیرس کی خبر ہے کہ آج یونانی و پولش سفیر دل نے وزیر خارجہ فرانس سے ملاقات کی۔ کہ البانیہ کی صورت حالات سے یونان میں بہت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور یہ دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ کیا اٹلی مقدونیہ اور یونان کی طرف تو نہیں بڑھنا چاہتا۔ پیرس کے یونانی سفیر نے اعلان کیا ہے کہ یونانی پارلیمنٹ کی تمام اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈروں نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اور انہیں یقین دلایا کہ بین الاقوامی صورت حالات کی نزاکت کے پیش نظر انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ حکومت کی مخالفت ترک کر دیں۔ تاکہ تمام اندرونی جھگڑوں سے علیحدہ ہو کر بیرونی مخالفت کا مقابلہ کر سکے۔

لندن کی خبر ہے کہ اٹلی نے البانیہ پر جو حملہ کیا اس سے لوگوں میں حیرت کا اظہار نہیں کیا گیا۔ یہاں اور یورپ کے دیگر دارالحکومتوں میں ایک ماہ پہلے ہی سے اس بات کا علم ہو چکا تھا۔ کہ اٹلی۔ البانیہ پر قبضہ کرنے کا خواہشمند ہے۔ مانچسٹر گارڈین کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ حکومت اٹلی نے حکومت جرمنی کا کامل تعاون حاصل کرنے کے بعد حملہ کیا ہے۔ ہٹلر کا خیال ہے کہ البانیہ پر قبضہ اس کی پالیسی کو تقویت پہنچاتا ہے۔ اس حالت میں یہ کہنا پڑے گا کہ یہ فتح روم۔ برلن۔ ٹوکیو۔ بر گوس اتحاد میں شامل ہونے والی قوتوں کی ہے گو ان کو یہ یقین تھا کہ مغربی طاقتیں البانیہ کے حملہ میں مداخلت نہیں کرینگی تاہم انہوں نے اس سلسلہ میں پوری پیش بندیاں کر لی تھیں۔ اطالوی بحری بیڑے کا ایک بڑا حصہ جنوبی ایڈریاٹک میں رکھا گیا ہے اور اطالوی ساحل پر اٹلی کے جنگی طیارے مختلف مقامات پر بالکل تیار رہیں۔ جرمنی فوجیں آسٹریا کی سرحد پر مقیم کی گئی تھیں۔ یہ فوجیں اس لئے جمع کی گئی تھیں کہ اگر یوگوسلاویہ البانیہ کی مدد کرے تو جرمن فوجیں یوگوسلاویہ پر حملہ آور ہو جائیں روس کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ البانیہ پر اٹلی کے حملے کو یوگوسلاویہ کے خلاف جرمنی اور اٹلی کے نئے جارحانہ اقدام کے مترادف کہا جا سکتا ہے۔ اور عراق میں بادشاہ اور موصل میں برطانوی قونصل کی ہلاکت میں بھی یقیناً اٹلی اور جرمنی کا ہاتھ تھا۔ روس کا ایک اور اخبار لکھتا ہے۔ کہ جرمنی رومانیہ کو صرف اقتصادی فائدہ کے لئے میدان خیال نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اسے مشرق قریب میں جارحانہ اقدام کا آغاز خیال کرتا ہے رہبر لکھتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے جو سیاسی سرگرمیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ ان سے خوفزدہ ہو کر اٹلی اور جرمنی کی یہ خواہش تھی۔ کہ یوگوسلاویہ جمہوری طاقتوں کے محاذ میں شامل نہ ہو۔ جارحانہ اقدام کرنے والی طاقتوں کو روکنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ امن کی بنیادوں پر متحدہ محافظت کا ایک مکمل پروگرام بنایا جائے۔ اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ عین ممکن ہے کہ البانیہ پر قبضہ کرنے کا مقصد یہ ہو کہ برطانیہ اور فرانس کا محاصرہ کیا جائے لندن کی طرف سے بین الاقوامی سیاسیات کے متعلق جن اصول کی نشر و اشاعت کی جاتی ہے مسولینی کی طرف سے ان کی خلاف ورزی کو برلن میں اطمینان کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے بلغاریہ میں بہت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور اسے اس امر کا احساس ہو رہا ہے کہ عین ممکن ہے کہ اسے مستقبل قریب میں شکار بنایا جائے بیان کیا جاتا ہے کہ عرصہ سے ریاست ہائے بلقان کی تقسیم کے سلسلے میں جو بات چیت کی جاتی تھی۔ اب اس پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ فرانس کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ اٹلی نے آج تک جس قدر بھی حملے کئے ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی یہ بات اس قدر واضح صورت میں منظر عام پر نہ آئی تھی کہ یہ جرمنی کے اشارے پر کیا جا رہا ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ البانیہ پر اٹلی کا حملہ غالباً حکومت اٹلی کی اس بڑی خواہش کی پہلی سیڑھی ہے جس کی رو سے ریاست ہائے بلقان سے نکل کر بحیرہ بلقان پر اپنا اقتدار جمانا چاہتا ہے۔ ایسی ہی ایک سکیم جرمنی کی بھی ہے جس کے ذریعے وہ رومانیہ کو فتح کرتا ہوا بحیرہ اسود تک پہنچنے کا خواہشمند ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ البانیہ پر اٹلی کا حملہ ترکوں کو بہت شاق گذرا ہے ہالینڈ کی طرف سے اپنے تحفظ کے لئے خاص احتیاطی تدابیر